ان الحیاء من الایمان

حیا اور پاک دامنی

محبوب العلماء والصلحاء

حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد نقشبندی مدظلہم

مکتبۃ الفقیر
223 سنت پورہ فیصل آباد
+92-041-618003

باب ۷

زنا کے نقصانات

برائی کا انجام ہمیشہ برا ہوتا ہے بلکہ برائی جتنی بڑی ہو گی انجام اتنا ہی زیادہ برا ہوگا۔ زنا کار انسان چونکہ بہت بڑے گناہ کا ارتکاب کرتا ہے لہٰذا اسے کئی طرح کے نقصانات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

جیسی کرنی ویسی بھرنی والا معاملہ پیش آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا قانون جزا و سزا اسے بالآخر اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهٖ

[جو برائی کرے گا وہ سزا پائیگا]

درج ذیل میں زانی کو پیش آنے والے متعدد نقصانات کی تفصیل پیش کی جاتی ہے

(الف) معاشی نقصانات

زانی کو معاشی نقطہ نظر سے مختلف طرح کی پریشانیوں گھیر لیتی ہیں۔ مثلاً

(۱) بے برکتی

زنا کے ارتکاب کی وجہ سے زانی برکتوں سے محروم کر دیا جاتا ہے۔ جبکہ تقویٰ و

پرہیزگاری کی وجہ سے برکتوں کے دروازوں کو کھول دیا جاتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرٰىٓ اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَرَكٰتٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ (الاعراف:۹۶)

[اگر یہ بستیوں والے ایمان لائیں اور تقویٰ اختیار کریں تو ہم ان پر زمین و آسمان کی برکات کو کھول دیں]

رزق میں بے برکتی ہونے کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ زانی اپنا مال پانی کی طرح بھی بہا دے تو بھی اس کے کام سمٹتے نظر نہیں آتے۔ ایسے لوگ کروڑوں پتی ہونے کے باوجود مقروض رہتے ہیں۔ کبھی بندوں کا قرض دینا ہوتا ہے کبھی بینکوں کا قرض دینا ہوتا ہے۔ لاکھوں کمانے کے باوجود انہیں سمجھ ہی نہیں آتی کہ پیسہ کہاں جا رہا ہے۔ مال آتا نظر آتا ہے جاتا نظر نہیں آتا۔ سب کچھ ہونے کے باوجود خرچے پورے نہیں ہوتے۔ کھاؤں کدھر کی چوٹ بچاؤں کدھر کی چوٹ والا معاملہ پیش آتا ہے۔

(۲) رزق میں تنگی

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِىْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا (طٰہٰ:۱۲۴)

[جس شخص نے میری یاد سے منہ موڑا اس کے لئے رزق میں تنگی کر دی جائیگی]

زانی چونکہ احکام خداوندی سے اعراض کرتا ہے لہٰذا اکثر اوقات اس کی معیشت کو تنگ کر دیا جاتا ہے۔ حلال رزق کی کمی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ حرام کمائی کے دروازے کھول لیتا ہے۔ پھر حرام کی کمائی سے حرام کام کرتا پھرتا ہے۔ کتنے لوگوں کی مثالیں سامنے ہیں کہ کھاتے پیتے یا عزت دار گھرانے کے چشم و چراغ تھے جوانی میں قدم رکھا تو شہوت کے طوفان کو روک نہ سکے۔ زنا کے مرتکب ہونے لگے۔ ایسا زوال آیا

کہ بینک بیلنس ختم ہو گئے۔ جائیدادیں بک گئیں۔ سر چھپانے کی جگہ بھی نہ رہی باپ جس شہر کا سیٹھ اور نواب سمجھا جاتا تھا۔ بدکار زانی بیٹا اسی شہر کی گلیوں میں بھیک مانگتا اور صدا لگاتا پھرتا ہے۔ کہ

اتنے بڑے جہاں میں کوئی نہیں ہمارا

(۳) کامیابی کے راستے بند

زانی اگر اپنے گناہ سے توبہ نہ کرے تو وقت کے ساتھ ساتھ اس پر کامیابی کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اسکا ہر کام ادھورا رہتا ہے۔ سارا دن محنت و مشقت میں گزارنے کے باوجود اسے اپنے کام سمٹتے نظر نہیں آتے۔ جب بھی کوئی کام مکمل ہونے کے قریب آتا ہے کوئی نہ کوئی رکاوٹ پیش آجاتی ہے۔ کبھی کاروبار کی Deal مکمل نہیں ہوتی۔ کبھی بیٹوں کے رشتے طے نہیں ہوتے۔ جس کام میں ہاتھ ڈالے وہی کام ادھورا رہ جاتا ہے۔ خود کہتا ہے ایک وقت تھا میں مٹی کو ہاتھ لگاتا تھا سونا بن جاتی تھی آج سونے کو ہاتھ لگاؤں تو وہ مٹی بن جاتا ہے۔ ایسے لگتا ہے کہ کسی نے کچھ کر دیا ہے۔ رزق باندھ دیا ہے۔ رشتے باندھ دیئے ہیں۔ حالانکہ کسی نے کچھ نہیں کیا ہوتا اس کے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے کامیابی کے راستے بند ہو جاتے ہیں۔

(۴) مصائب و آلام

زانی اگر زنا کا عادی بن جائے تو اس پر مصائب و آلام کی بارش ہوتی ہے۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَمَآ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَيْدِيْكُمْ (شوریٰ: ۳۰)

[جو تم کو مصیبت پہنچی ہے وہ تمہارے ہاتھوں کی کمائی ہے!

جس طرح تسبیح کا دھاگہ ٹوٹ جائے تو اسکے دانے تواتر سے نیچے گرتے ہیں ایسے

ہی زناکار پر اوپر نیچے مصائب و آلام کی بھرمار ہو جاتی ہے۔ جب پوچھا جائے کہ کیا حال ہے جواب ملتا ہے۔ **Life is very difficult**

[زندگی بہت دشوار ہے]

گویا زناکار اپنی زبان سے اعتراف کرتا ہے کہ زندگی کانٹوں کی سیج ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

كَذٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ (القلم : ۳۳)

[اس طرح ہے عذاب اور آخرت کا عذاب زیادہ بڑا ہے]

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جب خلیفہ منتخب ہوئے تو بیعت عام ہونے کے بعد آپ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا

"جس قوم میں بدکاری پھیل جاتی ہے خدا اس میں مصیبت کو پھیلا دیتا ہے"

(۵) خشک سالی

اگر کسی آبادی میں زناکاری عام ہو جائے تو اس کے اجتماعی بد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ مشکوٰۃ شریف کی روایت ہے۔

مامن قوم یظهر فیهم الزنا الا اخذوا بالسنة (رواہ احمد، مشکوٰۃ)

[جب کسی قوم میں زنا پھیل پڑتا ہے تو اسے قحط سالی کی مصیبت میں جکڑ دیا جاتا ہے]

کہیں بارشیں بند ہو جاتی ہیں اور کہیں پانی کی سطح زمین میں کم ہو جاتی ہے۔ اگر سبزی پھل ہو بھی جائیں تو بیماریوں کا حملہ اتنا شدید ہوتا ہے کہ فصل کی برداشت بہت زیادہ گھٹ جاتی ہے۔ ہر طرف مہنگائی کی دور دورہ ہوتا ہے۔ پھولوں میں خوشبو نہیں رہتی۔ پھلوں میں ذائقہ نہیں رہتا بندوں میں وفا نہیں ملتی۔ ایسے لگتا ہے کہ جیسے کسی نے چیزوں کے اندر سے اصل روح کو نکال دیا ہے۔

؎ یہ خلاف ہو گیا آسمان یہ ہوا زمانے کی پھر گئی
کہیں گل کھلے بھی تو بو نہیں کہیں حسن ہے تو وفا نہیں

(ب) معاشرتی نقصانات

زنا کے معاشرتی نقصانات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) عوام سے وحشت

زانی کے دل میں عوام الناس سے وحشت پیدا ہو جاتی ہے زانی کا لوگوں میں میل ملاپ بہت کم ہو جاتا ہے اسے تنہائی بے چین کرتی ہے جبکہ محفلوں میں بھی بیٹھنے کو دل نہیں کرتا۔ کسی شاعر نے صورتحال کی نشاندہی خوب کی ہے۔

؎ باغ میں لگتا نہیں صحرا سے گھبراتا ہے دل
اب کہاں لے جا کے بیٹھیں ایسے دیوانے کو ہم

زانی کی زندگی نارمل نہیں گزرتی وہ لوگوں سے دور رہنے کی کوشش کرتا ہے۔ بقول شخصے۔

رہیے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو
ہمنوا کوئی نہ ہو اور راز داں کوئی نہ ہو
پڑیے گر بیمار تو کوئی نہ ہو تیمار دار
اور اگر مر جایئے تو نوحہ خواں کوئی نہ ہو

(۲) آباد گھر برباد

زنا کاری کی وجہ سے اکثر و بیشتر آباد گھر برباد ہو جاتے ہیں۔ زنا کار خاوند کیلئے اپنی بیوی میں کشش نہیں رہتی حالانکہ اس کے پاس حسن و جمال کی کمی نہیں ہوتی۔ اسی طرح

زانیہ بیوی اپنے خاوند اور گھر داری پر توجہ نہیں دیتی۔

نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ آباد اور ہنستے بستے گھر اجڑ جاتے ہیں۔ جس گھر کے گلشن پر بہار کی تازگی ہوتی ہے اس پر خزاں کے سائے دراز ہو جاتے ہیں۔ جب حالات کھلتے ہیں تو طلاق تک نوبت آجاتی ہے۔

؎ زانی تمہیں اس موڑ پہ لے آئیں گے حالات
ہنسنا تو بڑی بات ہے تم رو نہ سکو گے

(۳) ذلت ورسوائی

زنا کار اپنے ہاتھوں سے اپنی عزت خاک میں ملا بیٹھتا ہے۔ نہ خالق کی نگاہ میں قدر رہتی ہے۔ نہ مخلوق کی نگاہ میں رہتی ہے۔ لوگ سامنے جی حضور بھی کریں تو پیٹھ پیچھے کیا الزام دھرتے ہیں۔ شادی شدہ انسان زنا کاری کرے تو اس کی اپنی اولاد اس کی عزت نہیں کرتی۔

قرآن مجید میں حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کے بارے میں آیا ہے۔

فَجَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَ اَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً (الحجر: ۷۴)

[ہم نے اس کے اوپر کو اس کے نیچے کر دیا اور اس پر پتھروں کی بارش کر دی]

دنیا میں یہ سزا کا انتہائی درجہ ہے کہ ان پر پتھروں کی بارش کی گئی اور اوپر کے حصے کو نیچے کر دیا گیا۔ ابتدا اس کی یوں ہوتی ہے کہ انسان زنا کاری کی وجہ سے عزت کی بجائے ذلت اور بلندی کی بجائے پستی کا شکار ہوتا ہے اور ہر طرف سے اس پر طعن و تشنیع کی بارش ہوتی ہے۔ بقول

؎ یونہی ذرا خوش جو رہنے لگے ہیں ہم
لوگوں نے کیسے کیسے فسانے بنا لئے

اگر کوئی کنوارے پن کی حالت میں زنا کرے تو اس کے ساتھ بڑوں کو بھی ذلت کا

سامنا کرنا پڑتا ہے۔ قرآن مجید میں اسکا ثبوت ملتا ہے۔ جب بی بی مریمؑ اپنے بیٹے کو لیکر قوم کی طرف آئی تو لوگوں نے کہا

يَا أُخْتَ هَارُونَ . مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيًّا

(مریم : ۲۸)

[اے ہارون کی بہن تیرا باپ برا نہیں تھا اور نہ تیری ماں بدکردار تھی]

دیکھئے الزام تو بی بی مریم علیہا السلام پر تھا مگر قوم نے ماں باپ اور بھائی کی طرف بھی اشارہ کر دیا۔ اسی طرح عمل چھوٹے کرتے ہیں مگر طعنے بڑوں کو بھی ملتے ہیں۔ انہیں گھر بیٹھے بٹھائے ذلیل ہونا پڑتا ہے۔

دوسری مثال پہ غور کیجئے کہ حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی قوم کو بدکاری سے منع کیا۔ قوم باز نہ آئی اور گناہ کا ارتکاب کرتی رہی۔ حتی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب آ گیا اس معاملے میں حضرت لوط علیہ السلام تو بری الذمہ تھے انہوں نے قوم کو سمجھانے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کیا۔ مگر اس سب کچھ کے باوجود جب بعد میں آنے والوں نے حالات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے مرد کا مرد کے ساتھ جنسی گناہ کرنے کا نام لواطت یا لوطی عمل رکھ دیا۔

(۴) نسب پہ دھبہ

زنا کے نتیجے میں اگر عورت حاملہ ہو جائے تو حرام بچہ جننے کی وجہ سے ایک گھرانے کی نہیں بلکہ خاندان کی عزت خاک میں مل جاتی ہے۔ نسب پہ دھبہ لگ جاتا ہے اس بدنامی سے بچنے کے لئے اکثر و بیشتر حمل گرا دیا جاتا ہے۔ اس طرح عورت زانیہ تو پہلے ہی تھی اب قاتلہ اور ظالمہ بھی بن جاتی ہے۔ قیامت کے دن بچہ گریبان پکڑے گا کہ مجھے کس لئے قتل کیا گیا۔ دنیا کی بھی ذلت اور آخرت کی بھی ذلت ملی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ ذَالِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ (الحج:۱۱)

[یہ خسارہ ہے دنیا و آخرت کا اور یہ کھلا ہوا خسارہ ہے]

(۵) رشتے ناطے ختم

جب رشتے دار مرد و عورت چھپی آشنائیوں کے نتیجے میں زنا کے مرتکب ہوتے ہیں تو راز کھل جانے پر ان میں قطع تعلقی ہو جاتی ہے۔ جن رشتوں کو اللہ تعالیٰ نے جوڑنے کا حکم دیا تھا انسان ان رشتوں کو توڑنے کا مرتکب ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَيَقْطَعُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ يُّوْصَلَ (بقرہ:۲۷)

[اور توڑتے ہیں ان کو جن کو اللہ نے ملانے کا حکم دیا ہے]

اس صورتحال میں زنا کے گناہ کے ساتھ ساتھ قطع رحمی کا گناہ بھی ہوا۔ شادی شدہ عورت کو زناکاری کی وجہ سے طلاق ہو جائے تو دو خاندان ایک دوسرے سے دور ہو جاتے ہیں۔ اگر دیور نے بھابھی سے زنا کیا تو دو سگے بھائی ایک دوسرے کا چہرہ دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ جن رشتوں کو تلوار کے ذریعے ختم نہیں کیا جا سکتا تھا۔ ان رشتوں کو کردار کی گندگی نے ختم کر دیا۔

(۶) قتل و فساد

زناکاری کے نتیجے میں بعض اوقات دو گھروں میں یا دو خاندانوں میں فتنہ اور فساد کھڑا ہو جاتا ہے اور قتل و قتال تک نوبت آ جاتی ہے۔ عورت کو اس کے اپنے گھر کے لوگ ہی قتل کر دیتے ہیں یا مرد کو عورت کے گھر والے قتل کر دیتے ہیں۔ کبھی کبھی مرد عورت کو زنا بالجبر کے بعد قتل کر دیتا ہے۔ کبھی عورت اپنے آشنا سے مل کر خاوند کو قتل کر دیتی ہے۔ کبھی زنا کی بدنامی اور ذلت کے خوف سے زانی مرد یا زانیہ عورت خودکشی کی مرتکب ہو جاتی ہے۔

تاریخ انسانی پر نظر ڈالی جائے تو روئے زمین پر سب سے پہلا قتل بھائی کے ہاتھوں بھائی کا ہوا اور وہ بھی عورت کی خاطر ہوا۔

حصولِ زن سے ہے ساری کائنات میں جنگ

(ج) طبعی نقصانات

زنا کے طبعی نقصانات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) سکونِ دل سے محرومی

زانی اگرچہ کتنی کامیابی سے گناہ کیوں نہ کرے۔ کسی کو پتہ نہ چلنے دے۔ اسے سمجھانے والا کوئی نہ ہو۔ روکنے والا کوئی نہ ہو۔ مگر زنا کے بداثرات میں سے ایک یہ ہے کہ زانی کے دل کا سکون لٹ جاتا ہے۔ ایک عجیب سی پریشانی اس کے دل پر حاوی ہو جاتی ہے۔ محفل میں بیٹھا ہوگا تو خیالات کی دنیا میں کھویا ہوا۔ اگر تنہائی میں ہوگا تو اپنے ضمیر کا قیدی بنا ہوا ہوگا۔ نہ دن میں سکون نہ رات میں چین۔ کسی کی سوتے کٹتی ہے کسی کی رات روتے کٹتی ہے۔ زانی کی رات سوتے کٹتی ہے نہ روتے کٹتی ہے۔

تاروں کا گو شمار میں لانا محال ہے
لیکن کسی کو نیند نہ آئے تو کیا کرے

زیب النساء مخفی کے اشعار صورتحال کی خوب وضاحت کرتے ہیں۔

مرغ دل را گلشن بہتر ز کوئے یار نیست
طالب دیدار را شوق گل و گلزار نیست
گفتم از عشق بتاں اے دل چہ حاصل کردہ ای
گفت مارا جز نالہ ہائے زار نیست

[دل کے مرغ کو یار کی گلی باغ سے زیادہ بہتر لگتی ہے۔ دیدار کے طالب کو گل و گلزار کا شوق نہیں ہوتا۔ میں نے یہ پوچھا کہ اے دل! تجھے حسینوں کے عشق سے کیا حاصل ہوا۔ بولا کہ سوائے آہ و فریاد کے کچھ حاصل نہیں ہوا]

چند لمحوں کی وقت لذت کی خاطر ہمیشہ کا روگ دل میں پال لینا کہاں کی عقلمندی ہے۔

(۲) عقل میں فساد

زانی اگر توبہ تائب نہ ہو تو اسکی سوچ نارمل نہیں رہتی۔ وہ اپنے جرم کو چھپانے کی خاطر عام معمول سے ہٹ کر عمل کرے گا۔ اس کی سوچ یک طرفہ سوچ بن جائے گی۔ اگر کنواری لڑکی نے کہیں یارانہ تعلقات جوڑ لئے تو وہ اسی اوباش لڑکے سے شادی کرنے کے لئے تیار ہو جائے گی۔ اسے لاکھ سمجھایا جائے کہ تم اپنے خاندان کو دیکھو، اپنی شخصیت کو دیکھو، تعلیم کو دیکھو، اس لڑکے کا تمہارے ساتھ کوئی جوڑ نہیں بنتا۔ خاندان میں اس سے بدرجہا بہتر رشتے تمہارے لئے موجود ہیں۔ اس لڑکے کے پاس نہ تعلیم نہ مال ہے نہ دنیاوی عزت ہے۔ آخر کس لئے تم اس کی جھولی میں گر رہی ہو۔ وہ ہر بات سنی ان سنی کر دے گی اور کہے کہ جیسا بھی ہے میں اسی سے شادی کروں گی۔ اسے کہا جائے کہ تمہارے اس عمل کا تمہارے چھوٹے بہن بھائیوں پر برا اثر پڑے گا۔ اسے اس سے کوئی غرض نہیں ہوگی۔ وہ نفع نقصان کو سوچنے کی صلاحیت سے محروم ہو جائے گی۔ اسی کو عقل کا فساد کہتے ہیں۔ اسی طرح زانی شخص کو سمجھایا جائے کہ آپ شادی شدہ ہو بال بچے دار ہو، چاند سی بیوی تمہارے گھر میں تمہارا انتظار کر رہی ہے، جاؤ اپنا گھر آباد کرو۔ کیوں اس بد کردار لڑکی کے پیچھے لگ گئے ہو؟ اپنا مال اور اپنی جوانی اس لڑکی کے لئے برباد کر رہے ہو۔ یہ سب کچھ سن کر بھی وہ شخص ان سنی کر دیگا۔ ایک زانیہ عورت کی خاطر ہنستے بستے گھر کو تباہ کر دے گا۔ بعد میں بھلے خون کے آنسو روئے مگر وقتی طور پر اپنے سمجھانے والوں کو بھی

اپنا دشمن سمجھے گا۔ اسی کو عقل کا فساد کہا جاتا ہے۔ بقول۔

میں اسے سمجھوں ہوں دشمن جو مجھے سمجھائے ہے

(۳) دل بدن کمزور:

زانی شخص کے دل میں ایک انجانا سا خوف پیدا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ جرأت و حیا کی والی نعمت سے محروم ہو جاتا ہے۔ بزدلی اسکا مقدر بن جاتی ہے۔ کثرت عیاشی کی وجہ سے اکثر و بیشتر بدن بھی کمزور ہو جاتا ہے۔ راتوں کو نیند نہ آنے سے جسمانی صحت گرنا شروع ہو جاتی ہے۔ بقول شاعر۔

؎ عاشقاں را سہ نشانی اے پسر
رنگ زرد و آہ سرد و چشم تر

(۴) چہرے کا نور ختم

زانی شخص کے چہرے پر ظلمت و سیاہی کے اثرات صاف نظر آتے ہیں۔ چہرے کی معصومیت ختم ہو جاتی ہے۔ رعنائی ختم ہو کر وحشت کا روپ دھار لیتی ہے۔ قلب کی ظلمت کا اثر آنکھوں پر پڑتا ہے تو حیا ختم ہو جاتی ہے، چہرے پر پڑتا ہے تو جاذبیت ختم ہو جاتی ہے، جب دیکھو چہرے پہ نحوست ٹپک رہی ہوتی ہے۔ چہرہ چغلی کھاتا ہے کہ میں خلوتوں ظلمتوں کے دریا میں غوطہ زن رہتا ہوں۔

(۵) عمر گھٹ جانا

زانی شخص کی زندگی سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔ کبھی کبھی تو عمر کے ماہ و سال کم ہو جاتے ہیں اور کبھی کبھی بیماریوں کی وجہ سے عمر کا فائدہ مند وقت کم ہو جاتا ہے۔ ایک حدیث پاک میں وارد ہوا ہے کہ زنا کی تین سزائیں دنیا میں دی جاتی ہیں منجملہ ان میں سے ایک عمر کا گھٹ جانا ہے۔

(۶) کثرت اموات

جب کسی آبادی میں زنا کی کثرت ہو جائے تو اس میں اموات کی بھی کثرت ہو جاتی ہے۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔

ولا فشا الزنا فی قوم الا کثر فیھم الموت (عن مالک مشکوٰۃ:۴۵۹)

[کسی قوم میں زنا عام ہو جاتا ہے تو اموات کی بھی کثرت ہو جاتی ہے]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

ماظھر الربا والزنا فی قریۃ الا اذن اللہ باھلا کھا (الجواب الکافی ۲۲۰)

[نہیں ظاہر ہوتا سود اور زنا کسی بستی میں مگر اللہ تعالیٰ اس کی ہلاکت کا اعلان کر دیتے ہیں]

(۷) طاعون کا پھیلنا

نبی علیہ السلام سے ایک لمبی حدیث میں پانچ گناہ اور اسے بد اثرات کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ منجملہ ان میں سے یہ ارشاد فرمایا کہ جس قوم میں زنا کاری پھیل جاتی ہے یعنی کھلم کھلا ہونے لگتی ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو طاعون میں مبتلا کر دیتا ہے اور ایسے دکھ درد میں ڈالتا ہے جس سے ان کے اسلاف ناآشنا ہوتے تھے۔

(۸) خطرناک بیماریوں کا پھیلنا

زنا کاری کی وجہ سے انتہائی خطرناک اور جان لیوا بیماریاں پھیل جاتی ہیں مثلا ایڈز۔ آتشک اور سوزاک وغیرہ

ابن ماجہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کسی قوم میں پانچ گناہ عام ہو جاتے ہیں تو ان میں پانچ اثرات پیدا ہو جاتے ہیں۔

جو قوم ناپ تول میں کمی کرتی ہے اس پر ظالم حکام مسلط کر دیئے جاتے ہیں۔
جو قوم زکوۃ کو تاوان سمجھتی ہے اس پر قحط سالی مسلط کر دی جاتی ہے۔
جو قوم عہد شکنی کرتی ہے اس پر دشمن کو مسلط کر دیا جاتا ہے۔
جو قوم احکام شریعت کو ہلکا سمجھتی ہے اس میں نا اتفاقی اور خانہ جنگی مسلط کر دی جاتی ہے۔
جو قوم فحاشی اور بے حیائی میں مبتلا ہو جاتی ہے اس پر مہلک بیماریوں کو پھیلا دیا جاتا ہے۔

(د) دینی نقصانات

زنا کے دینی نقصانات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱) برائی کا احساس ختم

زنا کا ایک عظیم نقصان یہ ہے کہ زانی کے دل سے رفتہ رفتہ برائی کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔ غیر محرم سے شہوت انگیز مذاق کرنا۔ اسے سلام پیام بھیجنا۔ اس کے ساتھ تنہائی میں وقت گزارنا اس کو برا محسوس ہی نہیں ہوتا۔ حتی کہ وہ بعض مرتبہ نذر مانتا ہے اور دعائیں کرتا ہے کہ اس کو زنا کا موقع نصیب ہو جائے۔ یہ بھول جاتا ہے کہ گناہ کی دعا کرنا بھی بڑا گناہ ہے۔ بعض فاسق فاجر تو اپنے ناجائز تعلقات کی تفصیلات بڑے تفاخر سے اپنے دوستوں کی محفل میں بیان کرتے ہیں۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

کل امتی معافیّ الا المجاهرین (الجامع الصغیر: ج۲،ص۷۶)

[ہر گروہ کیلئے معافی ہے مگر وہ جو ظاہر کرنے والے ہوں]

عجیب بات ہے کہ اللہ رب العزت بندے کو جن گناہوں کو چھپاتا ہے۔ بندہ اپنی زبان سے وہ سب کچھ لوگوں کو بتاتا ہے۔ ایسی صورتحال میں کہ جب دل سے برائی کا

احساس ختم ہو جائے بندے کی زبان سے کلمات کفر کا صادر ہو جانا بعید از قیاس نہیں رہتا۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

ایک بزرگ اپنے مریدین سے فرمایا کرتے تھے کہ تم گناہوں سے ڈرتے ہو مجھے اپنے اوپر کفر کا خوف رہتا ہے۔ یہ بھی سچ ہے کہ جب برے اعمال کو انسان گناہ ہی نہیں سمجھتا ان سے توبہ کی توفیق بھی نصیب نہیں ہوتی۔

(۴) گناہوں کی کثرت

زناکاری کے بداثرات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ زانی پر گناہوں کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ ایک معصیت دوسری معصیت کرنے پر مجبور کر دیتی ہے۔ زنا کو چھپانے کے لئے لوگوں کے سامنے جھوٹ بولنا عام سی بات ہے۔ اگر لوگوں کو شک ہو جائے تو ان کی یقین دہانی کے لئے جھوٹی قسم اٹھا لینا معمولی بات ہے۔ کالج کی ایک لڑکی نے اپنے ناجائز تعلقات کو چھپانے کے لئے اپنے والد کے سامنے قسم اٹھائی کہ اگر فلاں لڑکے سے میرے تعلقات ہوں تو مجھے موت کے وقت کلمہ پڑھنا بھی نصیب نہ ہو۔ ویسا اسقفی ...... میل ملاپ کے وقت نماز قضا ہونا یا غسل جنابت جلدی نہ کرنے کی وجہ سے نماز قضا ہو جانا عام سی بات ہے۔ شادی شدہ عورت سے زنا کرنے کیلئے اس کو خاوند سے متنفر کرنے والی باتیں کرنا گناہ محسوس ہی نہیں ہوتیں۔ علماء نے لکھا ہے کہ میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالنے والے کی شب قدر میں بھی مغفرت نہیں ہوتی۔ زناکاری کے لئے ناجائز طریقے سے پیسے حاصل کرنے پڑتے ہیں۔ بعض اوقات تو شباب کے ساتھ شراب کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ پھر ام الخبائث گناہوں کا چندورہ کھول دیتی ہے۔

(۳) غیرت ختم

زانی کے دل سے غیرت ایمانی کم ہوتے ہوتے ختم ہی ہو جاتی ہے۔ زانیہ عورت اپنی بیٹی کو غلط راستے پر چلتا دیکھتی ہے تو منع کرنے کی اپنے اندر ہمت نہیں پاتی۔ زانی مرد اپنی بیوی بیٹی کو فسق و فجور والے کام کرتے دیکھتا ہے تو روک نہیں پاتا۔ زانی مرد بعض اوقات تو محرم عورتوں سے زنا کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ بعض اوقات ماں اپنی بیٹی کی۔ بہن اپنی بہن کی۔ دوست اپنی دوست کی اسکے آشنا سے ملاقات کرنے کا انتظام کرتی ہیں۔ ساتھ مل کر دونوں کو گناہ کا موقع فراہم کرتے ہیں۔

بیرون ملک میں ایک مسلمان نوجوان نے کافرہ لڑکی سے آشنائی پیدا کر لی۔ دونوں بہت عرصہ تک زنا کے مرتکب ہوتے رہے۔ اس دوران نوجوان کی وعدہ خلافیوں پر ناراض ہو کر کافرہ لڑکی اسلام کے بارے میں برا بھلا کہتی رہتی مگر نوجوان کے سر پر جوں بھی نہ رینگتی۔ دینی غیرت وحمیت کا جنازہ ہی نکل گیا۔

(۴) توفیق توبہ سلب

زانی اپنے ناجائز تعلقات میں اسقدر پختہ ہو جاتا ہے کہ بعض اوقات عاشق و معشوق اکٹھا جینے مرنے کی قسمیں کھاتے ہیں۔ عورت کو پتہ ہوتا ہے کہ میں بیوی کسی اور کی ہوں۔ مرد کو پتہ ہوتا ہے کہ عورت پرائی ہے اس سے ملنا میرے لئے حرام ہے مگر محبت کے نشے میں زندگی بھر ملتے رہنے کی یقین دہانیاں کرواتے ہیں۔ ایسے میں توبہ کی توفیق بھلا کہاں نصیب ہوتی ہے۔ بعض اوقات زانی مرد اور زانیہ عورت کے دل میں یہ احساس بھی ہو کہ ہم گناہ کر رہے ہیں تو بھی ایک دوسرے کو ملاقات کے لئے تیار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ بس آخری دفعہ مل رہے ہیں۔ آئندہ نہیں ملنا۔ پھر جب ملے ہوئے تھوڑا وقت گزر جاتا ہے تو آخری دفعہ کی نیت سے پھر ملتے ہیں۔ اسطرح توبہ کو مؤخر

کرتے کرتے یا تو راز افشا ہو کر بدنامی ہو جاتی ہے یا حالات دونوں میں ہمیشہ کے لئے جدائی ڈال دیتے ہیں۔ اپنے اختیار سے گناہ سے توبہ کی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔

(۵) قلب میں سختی

زنا کاری کی وجہ سے دل سخت ہو جاتا ہے۔ نصیحت کی باتوں کا دل پر اثر ہی نہیں ہوتا۔ خوف خدا سے پتھر کانپ جاتے ہیں مگر انسان کا دل ٹس سے مس نہیں ہوتا۔ یہ پتھروں سے بھی پرے پار ہو جاتا ہے۔ انسان ظاہر میں زندہ ہوتا ہے مگر روحانی موت مر جاتا ہے۔ زمین پر چلتی پھرتی لاش کی مانند ہوتا ہے۔

(۶) طاعات سے محرومی

زنا کی نحوست زانی کو روحانی طور پر مفلوج کر دیتی ہے۔ اسکا دل نیک اعمال کی طرف راغب ہی نہیں ہوتا۔ اسکی حالت ایک بیمار کی مانند ہوتی ہے جس کے لئے چلنا پھرنا بوجھ اٹھانا دشوار ہوتا ہے۔ اسی طرح زانی کے لئے بھاگ بھاگ کر نیک اعمال کرنا مشکل ہوتے ہیں۔ مناجات کی لذت سے محرومی، تہجد سے محرومی، تکبیر اولیٰ سے محرومی، معمولات یومیہ کرنے سے محرومی۔ اتباع سنت سے محرومی۔ اہل اللہ کی مجالس میں حاضری سے محرومی اسکی چند مثالیں ہیں۔ بقول شاعر

؎ جانتا ہوں ثواب طاعت و زہد
پر طبیعت ادھر نہیں آتی

(۷) اللہ تعالیٰ سے وحشت

زانی کو اللہ تعالیٰ سے وحشت محسوس ہونے لگتی ہے۔ نہ یاد الٰہی میں دل لگتا ہے نہ تلاوت قرآن میں اور نہ ہی مراقبہ اور ذکر قلبی میں۔ مصلے پر بیٹھنا دشوار ہوتا ہے۔ مسجد میں حاضری مشکل لگتی ہے۔ نیکی کرنے میں طبیعت پر بوجھ ہوتا ہے جبکہ فسق و فجور کے

موقعہ پر طبیعت ہشاش بشاش ہوتی ہے۔ دینی محافل میں جاتے وقت طبیعت میں انقباض محسوس ہوتا ہے۔ سنت کی اتباع بوجھ محسوس ہوتی ہے جبکہ رسم ورواج کی پابندی اور یہود و نصاریٰ کی پیروی کرتے ہوئے خوشی محسوس ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بدگمانی پیدا ہو جاتی ہے کہ میری دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ میں نے اتنی نمازیں پڑھیں مگر میرا فلاں کام تو ہوا نہیں ہے۔ نبی علیہ السلام نے ایک حدیث مبارکہ میں ارشاد فرمایا ہے۔

''جو شخص اپنے دل میں اللہ تعالیٰ سے خوش ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے خوش ہوتے ہی اور جو شخص اپنے دل میں اللہ تعالیٰ سے ناراض ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتے ہیں''

(۸) لعنت نبوی کا مستحق

نبی علیہ السلام نے کئی گناہ کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔ مثلاً

☆ شراب پینے والی پر۔ پلانے والے پر۔ نچوڑنے والے پر۔ بیچنے والے پر۔ خریدنے والےاور لاد کر لانے والے پر۔

☆ سود لینے والے پر۔ دینے والے پر۔ لکھنے والے پر۔ گواہ بننے والے پر اور چوری کرنے والے پر۔

☆ مسلمان کو دھوکہ دینے والے پر۔ ضرر پہنچانے والے پر۔ مسلمان پر لوہے سے اشارہ کرنے والے پر۔

☆ باپ کو برا کہنے والے پر۔ باپ کی بجائے کسی اور سے نسبت ملانے والے پر۔

☆ رشوت لینے والے پر۔ دینے والے پر اور درمیان میں پڑنے والے پر۔

☆ احکام خداوندی کو چھپانے والے پر۔ دین میں نئی بات نکالنے والے پر۔ غیر اللہ

کے نام پر ذبح کرنے والے پر۔ بے مقصد جانور کو نشانہ بنانے والے پر۔

☆ مشروط حلالہ کرنے والے پر۔ کروانے والے پر۔ لطف اندوز ہونے کیلئے زندہ کی تصویر بنانے والے پر۔

☆ ان عورتوں پہ جو قبروں پہ جائیں یا قبروں پہ سجدہ کریں۔

☆ جو اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کو ایذا پہنچائے۔ صحابہ کرامؓ کو برا کہے۔ قطع رحمی کرے اور زمین میں فساد پہنچائے۔ مسلمانوں کے مقابلے میں کافروں کا ساتھ دینے والے پر۔

☆ جو بیوی کو خاوند کے خلاف بھڑکائے (یا خاوند کو بیوی کے خلاف بھڑکائے) غلام کو آقا کے خلاف بھڑکائے (مامور کو امیر کے خلاف بھڑکائے)

☆ اس عورت پر جو گودے اور گودوائے یا غیر کے بالوں کو اپنے بالوں میں ملائے۔

☆ ان عورتوں پر جو مردوں مشابہت کریں یا ان مردوں پر جو عورتوں کی مشابہت کریں۔

☆ بیوی کی دبر میں جماع کرنے والے پر۔ لوطی عمل کرنے والے پر۔ جانور سے جماع کرنے والے پر یعنی دوسرے الفاظ میں زنا کرنے والے پر۔

☆ جو نیک عورتوں پر تہمت لگائے۔

☆ اس بیوی پر جو خاوند کو ناراض کر کے الگ رہے یعنی جماع نہ کرنے دے۔

(۹) رحمت خداوندی سے مایوسی

زانی کے دل پر ظلمت وسیاہی کی ایسی تہہ چڑھ جاتی ہے کہ وہ ذرا ذرا سی بات پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہو جاتا ہے۔ ڈپریشن کا شکار ہو جاتا ہے۔

(۱۰) غیرت خداوندی کا موجب

زنا کار انسان پر اللہ رب العزت کو بڑی غیرت آتی ہے۔ بخاری شریف کی روایت ہے۔

یا امة محمد! واللہ ما من احد اغیر من اللہ ان یزنی عبدہ او تزنی امتہ (مشکوٰۃ: ج۱،ص۴۶۸)

[اے امت محمد ﷺ۔ اللہ کی قسم۔ اس بات پر اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کسی کو غیرت نہیں آتی کہ کوئی مرد یا عورت زنا کرے]

(۱۱) حالت ایمان دوران زنا

مشکوٰۃ باب الکبائر میں ایک حدیث مبارکہ منقول ہے کہ

اذا زنی العبد خرج منہ الایمان فکان فوق راسہ کالظلۃ فاذا خرج من ذالک العمل یرجع الیہ الایمان

[جب بندہ زنا کرتا ہے تو ایمان اس سے نکل جاتا ہے پس وہ اس کے سر پر سائے کی طرح ہوتا ہے، جب وہ اس عمل سے فارغ ہوتا ہے تو ایمان لوٹ آتا ہے]

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ زنا اتنا برا عمل ہے کہ ایمان دل سے نکل جاتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے

لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مؤمن (مشکوٰۃ باب الکبائر)

[زانی جب زنا کرتا ہے اس وقت مومن نہیں ہوتا]

(۱۲) شرک کے بعد عظیم گناہ

حافظ ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ

مامن ذنب بعد الشرک اعظم عنداللہ من نطفۃ وضعھا رجل

فی رحم لا یحل له (ابن کثیر ۳/۳۸)

[شرک کے بعد اس سے بڑا گناہ کوئی نہیں کہ کوئی شخص اپنے نطفے کو ایسے رحم میں رکھے جو اس کے لئے حلال نہ ہو]

(۱۳) زنا جرم عظیم ہے

ایک صحابی ﷺ نے نبی علیہ السلام سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک اکبر الکبائر یعنی سب سے برا گناہ کونسا ہے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک بنانا۔ اس نے پوچھا اس کے بعد کونسا گناہ برا ہے۔ فرمایا اپنے بچے کو اس خوف سے مار ڈالنا کہ وہ ساتھ کھائے گا۔ اس نے پوچھا اس کے بعد کونسا گناہ برا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

ان تزنی حلیلة جارک (بخاری)

[اپنی پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا]

ایک اور روایت میں ہے کہ اگر کسی شخص نے شادی شدہ عورت سے زنا کیا تو اللہ تعالیٰ اس عورت کے خاوند کو قیامت کے دن زانی کے اعمال پر قدرت عطا کریں گے وہ جسقدر چاہے گا اسکی نیکیاں لے لے گا۔ صاف ظاہر ہے کہ اس دن کی ہولناکی اور دہشت کی وجہ سے تھوڑی نیکیوں پر کوئی راضی نہیں ہوگا۔ زنا کی وقت لذت کے بدلے ساری عمر کی نیکیاں کسی دوسرے کو دے بیٹھنا کہاں کی عقلمندی ہے۔

(۱۴) سوء خاتمہ کا ڈر

زنا کی ظلمت ایمان کو اتنا کمزور کر دیتی ہے کہ سوء خاتمہ کا ڈر رہتا ہے۔ اہل کشف حضرات نے اس کا مشاہدہ کیا ہے کہ زنا سے توبہ نہ کرنے والا آخری وقت میں ایمان سے محروم ہو جاتا ہے۔

☆☆☆